خلاصہ خطبہ جمعہ مورخہ 18 اکتوبر 2024 بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

آج کے خطبہ جمعہ میں حضور انور نے فرمایا کہ کل جماعت احمدیہ یوکے۔ مسجد فضل لندن کی تعمیر پر سو سال پورے ہونے پر ایک پروگرام منعقد کر رہی ہے، جس میں غیر از جماعت مہمان بھی آئیں گے۔ کیا عجیب بات ہے کہ جماعت احمدیہ جسے انگریز کا خود کاشتہ پودا کہا جاتا ہے اس جماعت نے عیسائی ملک میں اگر یہاں ایک مسجد قائم کی اور عیسائیت کا مقابلہ کیا۔ لندن میں پہلی مسجد ہونے کا اعزاز مسجد فضل لندن کو ہی ہے۔ اب دیگر مساجد بھی موجود ہیں لیکن غیر از جماعت مسلمانوں کی مساجد بعض حکومتوں کے فنڈ سے تعمیر ہوئی ہیں، جماعت کو یہ خوبی حاصل ہے کہ جماعت کی مساجد لوگوں کے چندوں سے تعمیر ہوتی ہیں۔ مسجد کی تعمیر یا اس پروگرام کا حق تبھی حاصل ہو گا جب ہم ان مساجد کو آباد کریں گے، اپنی حالتوں کو بدلنے والے ہونگے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس ضمن میں فرماتے ہیں کہ:
طلوع شمس کا جو مغرب کی طرف سے ہو گا ہم اس پر بہر حال ایمان لاتے ہیں لیکن اس عاجز پر جو ایک رویا میں ظاہر کیا گیا وہ یہ ہے کہ جو مغرب کیطرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنی رکھتا ہے کہ ممالک مغربی جو قدیم سے ظلمت کفر و ضلالت میں ہیں آفتاب صداقت سے منور کئے جائیں گے اور ان کو اسلام سے حصہ ملے گا۔ اور میں نے دیکھا کہ میں شہر لنڈن میں ایک منبر پر کھڑا ہوں اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں۔ بعد اس کے میں نے بہت سے پرندے پکڑے جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے رنگ سفید تھے اور شاید تیتر کے جسم کے موافق ان کا جسم ہو گا۔ سو میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ اگرچہ میں نہیں مگر میری تحریریں ان لوگوں میں پھیلیں گی اور بہت سے راستباز انگریز صداقت کا شکار ہو جائیں گے۔ در حقیقت آج تک مغربی ملکوں کی مناسبت دینی سچائیوں کے ساتھ بہت کم رہی ہے گویا خدا تعالیٰ نے دین کی عقل تمام ایشیا کو دے دی اور دنیا کی عقل تمام یورپ اور امریکہ کو۔ نبیوں کا سلسلہ بھی اول سے آخر تک ایشیا کے ہی حصہ میں رہا اور ولایت کے کمالات بھی انہی لوگوں کو ملے۔ اب خدا تعالیٰ ان لوگوں پر نظر رحمت ڈالنا چاہتا ہے۔

چوہدری فتح محمد سیال صاحب جو پہلے خواجہ کمال الدین صاحب کے پاس آئے تھے لیکن بعد میں جب انہوں نے خلافت کی بیعت نہ کی تو وہ الگ ہو گئے اور اپنی تقاریر کے ذریعہ لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچاتے تھے، پھر ان کے بعد قاضی صاحب آئے، ۱۹۱۹ء میں چوہدری فتح محمد سیال صاحب اور نیر صاحب کو یہاں بھیجا گیا، ۱۹۲۰ء میں مسجد فضل لندن کیلئے جگہ خریدی گئی اور پھر چندہ کی تحریک کی گئی۔

۱۹۲۴ء میں پہلے کی نمائش کے دوران منتظمین کو مذاہب کی نمائش کرنے کا خیال آیا اور انہوں نے مختلف مذاہب کے نمائندوں کو مدعو کیا، مولوی صاحب نے حضرت مصلح موعود کو بتایا جس پر انہوں نے ایک ضخیم مضمون لکھا، اور اس نمائش میں شامل ہونے کیلئے چند اصحاب کیساتھ آپ مختلف ممالک سے ہوتے ہوئے ۲۲ اگست ۱۹۲۴ء کو یہاں پہنچے۔ آپ کیساتھ سر ظفر اللہ خان اور مرزا شریف احمد صاحب بھی تھے۔

تبلیغ کے مختلف پروگراموں کے بعد مسجد فضل لندن کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ مسجد کی تعمیر میں کافی روک تھی، لیکن خدا نے ہر انتظام بہترین طریق پر پورا فرمایا۔ جنگ کے بعد پونڈ کی قیمت گر گئی، اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ نے تحریک کی کچھ روپیہ انگلستان بھجوانے کا کہا، اور تیس ہزار چندہ اکٹھا کرنے کا کہا، پہلے روز ہی چھ ہزار چندہ اکٹھا ہو گیا، اور قادیان سے ہی بارہ ہزار کے قریب چندہ جمع ہو گیا۔ پھر باہر کی جماعتوں میں تحریک کی اور لوگوں کو ثواب میں شامل کرنے کی غرض سے تحریک کو بڑھا دیا۔ اور ایک ہفتہ کے دوران تقریباً باون ہزار کے قریب رقم جمع کر کے انگلستان بھیجی گئی۔

اکتوبر ۱۹۲۴ء، اتوار کے دن اس کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ مختلف لوگوں کو دعوتی کارڈ بھیجے گئے تھے، مختلف ملکوں کے نمائندے شامل ہوئے، تلاوت کے بعد آپ نے خطاب فرمایا، اور آپسی اختلافات کو مٹا کر خدائے واحد کی طرف توجہ کرنے کے متعلق بات کی، فرمایا کہ انسان میں قوت برداشت ہوئی چاہیے۔ مسجد بیت اللہ ہے اس پر اللہ کے سوا کسی کا حق نہیں، کوئی کسی کو اسکے گھر میں عبادت کرنے سے نہیں روک سکتا کیوں کہ وہ دونوں کا برابر خدا ہے۔ اسی روح کے ساتھ اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اس بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کے سنگ بنیاد کے وقت اس پر دعائیہ تحریر بھی لکھی جو آج تک اسکی دیوار پر موجود ہے۔ اس کے افتتاح پر شاہ فیصل نے آنا تھا لیکن پھر مسلمانوں کے رد عمل کی وجہ سے انہیں روک دیا گیا، پھر شیخ عبد القادر صاحب نے اس کا افتتاح کیا، وہ احمدی نہ تھے لیکن ان اختلافات کو مٹا کر وہ اسلام کی خدمت کرنا چاہتے تھے۔ اس زمانہ میں جب لوگ خدا کو بھول رہیں ہیں تو ہمیں اس بات کی کوشش کرنی چاہیے کہ ایک خدا کی عبادت کرنیوالے ہوں، اپنے ارد گرد کے لوگوں اور اپنی نسلوں کو بھی اس بات کی تاکید کرنیوالے ہوں کہ حقیقی زندگی اور ہماری بقا اسی بات میں ہے کہ ہم خدا تعالی کی عبادت کرنیوالے ہوں، اس کے بندوں کا حق ادا کرنیوالے ہوں اور اس کے حکموں پر چلنے والے ہوں، تبھی ہم دنیا کو امن کا گہوارہ بنا سکتے ہیں۔ اسلام جو امن، صلح اور تہذیب کا پیغام ہے ہم اپنے لئے جب اسے پسند کرتے ہیں تو ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ ہم دنیا میں بھی اسے پھیلائیں، کہ یہی انسان کی بقا کا ضامن ہے۔ اللہ تعالی ہمیں یہ توفیق دے کہ ہم ہر مسجد کے حق کو پورے کرنیوالے ہوں، اپنی عبادتوں کے حق کو پورا کرنیوالے ہوں، اور اللہ تعالی کے پیغام کو لوگوں تک پہنچانے کے حق کو پورا کرنیوالے ہوں، اور تبلیغ اسلام کا حق ادا کرنیوالے ہوں اور حقیقی معنوں میں وہ مسلمان بن جائیں جن کیلئے خدا تعالی نے آنحضور ﷺ کو مبعوث فرمایا اور پھر اس زمانہ میں آپ کے غلام صادق کو بھیجا تا اسلام کی نشت ثانیہ کا دور دوبارہ شروع ہو اور

دنیا میں اسلام اور خدائے واحد کی حکومت قائم ہو اور آپ ﷺ کا جھنڈا دنیا میں لہرائے۔ اللہ تعالی ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَن یَّہْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ ۞وَاَشْھَدُ أَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۞ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہ۞عِبَادَاللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ۞اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْہٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۞ اذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْ کُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ۞